آمدِ روحانی اور
میلادِ جسمانی
مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی
محمد اویس رضا قادری

آمد روحانی اور میلاد جسمانی

تصنیف : فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی واصحابہ واھل بیتہ

حضور سرورِ عالم نورِ مجسم ﷺ عالم دنیا میں تشریف لانے سے پہلے "من حیث النبی" عالم بالا میں تشریف فرما رہے۔ ان عوالم بطون پھر عوالم ظہورِ نبوت کے امور سرانجام دیتے رہے یہ بہت بڑی تفصیل اور ضخیم تصنیف کی متقاضی ہے۔ اسے فقیر نے اپنی تصنیف "نور کی سیر" میں جمع کیا ہے۔ یہاں اجمالی خاکہ حاضر ہے۔

کنزِ مخفی

حدیث قدسی میں ہے۔ کنت کنزا مخفیا احببت ان اعرف "میں مخفی خزانہ تھا ارادہ ہوا کہ پہچانا جاؤں۔" بنابریں حسنِ حقیقی کا جلوۂ قدیم اپنی شانِ احدیت سے بزمِ شہود کی طرف منعکس ہوا اور آئینہ محمدی بن گیا۔ انوارِ صمدیہ کی تابشوں سے آئینہ محمدی نورِ ازلی کا مظہرِ اتم ہوگیا ہے۔

حقیقت محمدیہ میں نورِ خداوندی کے جلوے چمکے اور اس کی ضوبار کرنوں سے کن فیکون کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ لوح، قلم، عرش، کرسی، جنت، دوزخ، جن، بشر، ملائکہ، زمین، آسمان غرض بزمِ کونین کی ہر شئے اسی نورِ محمدی کی آئینہ دار ہے

حدیثِ جابر رضی اللہ عنہ

ہمارے مذکورہ بالا اجمالی بیان کی تفصیل میں ہے جو مسند عبدالرزاق میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے حضور سرورِ عالم ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ اول ما خلق اللہ نوری من نورہ یا جابر۔ "اے جابر سب سے اول جو چیز اللہ عزوجل نے پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے جس کو اس نے اپنے نور سے پیدا کیا۔" پھر اس نور سے جملہ کائنات ظاہر ہوئی۔ تفصیل فقیر کے رسالہ "حبل متین" میں ہے۔

فائدہ: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کا نور پیدا فرمایا تو اس صورت پر پیدا فرمایا جو صورت آپ کی عالمِ شہادت یا عالمِ دنیا میں تھی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ نور محض تھا اور یہاں عالمِ امکان میں وہ نور بشریت سے جمع ہوا کہ اس کے سبب سے آپ کی بشریت بھی نورِ مجسم تھی۔

نورانی بشریت

(۱) یہی وجہ تھی کہ آپ کا سایہ نہیں تھا (۲) آپ کے جسم پر مکھی نہیں بیٹھی (۳) آپ کے جسم اور آپ کے پسینے سے خوشبو مہکتی تھی (۴) آپ کے رخسار میں جو چیز ہوتی اس کا عکس اور پرتو دیکھا جاتا (۵) جب آپ ہنستے تو دانتوں سے نور نکلتا دکھائی دیتا (۶) آپ کئی کئی دن رات کو افطار کئے بغیر روزہ رکھتے تھے اور جسم پر اضمحلال و ضعف کا اثر نہیں ہوتا تھا۔

نورِ خدا کی زمین کی طرف روانگی و سیر

وہی نور سیدنا آدم علیہ السلام کی پیشانی میں ودیعت رکھا گیا جسے ملائکہ دیکھنے کے لئے ہر وقت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گرد گھومتے تھے چنانچہ تفسیر بحر العلوم نسفی میں ہے کہ جب وہ نور مبارک آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشانی میں ودیعت رکھا گیا ملاءِ اعلیٰ میں ان کی تعظیم وتوقیر ہونے لگی جس طرف گزر فرماتے پرے کے پرے ملائکہ ان کے پیچھے برائے اکرام و احترام جاتے۔ ایک روز جنابِ باری عزوجل سے سبب اس کا دریافت کیا خطاب آیا کہ آدم جو نور تمہاری پیشانی میں جلوہ گر ہے اس کی تعظیم وتوقیر کا یہی سبب ہے۔ عرض کی الٰہی اسے میرے کسی عضو میں منتقل فرما کہ میں اسے دیکھوں اور اس کے دیدار فیض آثار سے اپنے قلب کو مسرور اور آنکھوں کو منور کروں چنانچہ باستدعائے آدم وہ نور ان کی سبابہ دستِ راست میں منتقل فرمایا گیا۔ جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دیکھا انگلی اٹھا کر کلمہ شہادت ادا کیا اور **قرۃُ عینی بلک یا محمد** (ﷺ) کہہ کر صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور اس انگلی کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگایا اسی وجہ سے ہم اذان میں نبی پاک ﷺ کا اسمِ گرامی سنکر انگوٹھے چومتے ہیں جس کی تفصیل کتب کلامیہ میں ہے۔ پھر وہ نورِ پاک ارحام میں منتقل ہوتا رہا جیسا کہ صحاح کی روایت میں ہے۔

قصیدۂ عباس رضی اللہ عنہ

اجمالی اشارہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصیدہ مبارکہ میں ہے جسے مواہب لدنیہ ودیگر سیر کی کتب میں نقل کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

ومن قبلها طبت فی الظلال وفی مستورع حیث یختصف الورق۔

اس سے پہلے آپ پاک تھے۔ جب کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام درختوں کے سایہ میں اور امانت گاہ میں لپٹ رہے تھے

ثم ھبطت البلا دو لا بشر

انت ولا مضغۃ ولا علق

پھر آپ شہروں میں اترے اور آپ بشر نہ تھے۔ اور آپ نہ گوشت تھے اور نہ آپ خون بستہ تھے۔

بل نطفتہ ترکب السفین وقد

الجسم نسر او اھلہ الغرق

بلکہ آپ بشری اوصاف میں نہیں آئے تھے جبکہ کشتی میں سوار ہوئے اور نسر نامی بت کو لگام دی گئی اور اس کے پجاری غرق ہوگئے۔

منتقل من صالب الیٰ رحم

اذا مضیٰ عالم بدا طبق

اور پشتِ پدر سے شکمِ مادر میں تشریف لاتے تھے۔ جبکہ ایک زمانہ گزرتا تو دوسرا شروع ہوتا۔

وَاَنتَ لَمَّا وَلَدتُّ اَشرَقَتَ

اَلاَرضُ وَضَا ئَتُ بَنورِکَ الافق

اور جب آپ پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی ضیا سے یہ جہاں جگمگا یا!

حتّیٰ احتویٰ بَیتكَ المُھَیمِنُ مِن
خَندَفٍ عَلیَآءَ تَحتِھَا النُّطُق

حتیٰ کہ آپ کی خاندانی شرافت سب کو حاوی ہوگئی۔ عمدہ نسب خندف اور ادنیٰ نسب نطق کو آپ سے شرف ملا۔

فَنحنُ فِیْ ذَالِكَ الضِیَاءِ فِی النّور
وَ سَبِیلُ الرَّشاءِ مَختَرِق

پھر ہم اس روشنی میں ہیں اور نور میں ہیں۔ اور ہدایت کے راستے پر ہم بجلی کی طرح ترقی کر رہے ہیں۔

وَرَدْتُ نارَ الخَلِیلُ مُكتمًا
فِیْ صُلبِہٖ اَنْتَ كَیف تحترق

آپ آگ میں اترے جب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے امانت دار تھے تو پھر بہر حال یہ نور پشت بہ پشت
حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا۔

عالمِ بالا میں مشاغلِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

چونکہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم جملہ عالمین کے نبی و رسول ہیں اس لئے آپ ہر عالم میں تبلیغ توحید میں مصروف رہے۔ وہ عوالم بطون ہوں یا عوالم ظواہر۔ ہر ایک کی تفصیل کے لئے ضخیم مجلدات درکار ہیں بااجمالی چند جھلکیاں ہدیۂ ناظرین ہیں۔

عالمِ انسانیت کے وجود سے پہلے:

سب کو معلوم ہے کہ انسان و بشر اور آدمی باوجود حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق سے وابستہ ہے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آدمیت و بشریت بھی۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقت محمدیہ اس سے قبل پہلے موجود تھی اور صفت نبوت سے موصوف۔

چنانچہ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے ہیں ''تحقیق میں اللہ کے نزدیک اس حال میں خاتم النبین لکھا ہوا ہوں کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام روح اور بدن کے درمیان تھے (یعنی ان کا پتلا زمین پر بے جان موجود تھا اور اس میں روح داخل نہیں ہوئی تھی) ایک روایت میں ہے کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین پر اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں تھے (یعنی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام آب و گل کے درمیان تھے یعنی ان کا پتلا بن رہا تھا ابھی مکمل طور پر تیار نہ ہوا تھا اور اس میں روح نہ پھونکی گئی تھی) میں اسوقت بھی نبی تھا۔ ملخصاً

فائدہ: اس حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی ولادت کا پتہ چلتا ہے کہ آپ تخلیق آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل خاتم النبین لکھے جا چکے تھے اور آپ کی نبوت فرشتوں اور روحوں میں ظاہر کر دی گئی تھی جیسا کہ وارد ہے کہ آپ کا اِسم مبارک عرش، آسمان، محلات بہشت اور اسکے بالا خانوں، حورعین کے سینوں، جنت کے درختوں کے پتوں، شجر طوبیٰ، فرشتوں کی آنکھوں اور بھوؤں پر لکھا ہوا تھا، بعض عرفاء کا کہنا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح مبارک عالم ارواح میں روحوں کی اسی طرح تربیت کرتی تھی جس طرح دنیا میں تشریف لانے کے بعد جسم مبارک کے ساتھ اجسام کی مُربی تھی ارواح کا ابدان سے پہلے پیدا ہونا بلا شبہ ثابت ہے۔

سب سے اوّل:

احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ:

(۱) آپ ﷺ کا نور سب سے پہلے تخلیق کیا گیا۔ (۲) جبریل علیہ الصلواۃ والسلام سے آپ ﷺ نے ایک مرتبہ دریافت فرمایا کہ اے جبرئیل (علیہ الصلواۃ والسلام) آپ نے اپنی تخلیق کے بعد کیا دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ہر ستر ہزار سال بعد ستر ہزار مرتبہ ایک نور دیکھا۔ ارشاد ہوا یہ میرا ہی نور تھا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس چیز سے بنایا؟ فرمایا ''مجھ سے پہلے کوئی چیز پیدا نہیں کی گئی تھی'' لہٰذا کسی چیز سے میری پیدائش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، سب سے پہلے اللہ نے اپنے نور سے میرا نور پیدا فرمایا اور پھر میرے نور سے ساری کائنات کو بنایا۔ عرض کیا گیا جب اللہ نے آپ کو اپنے نور سے بنایا تو اتنا نور اللہ کے نور سے کم ہو گیا جس میں کمی وبیشی ہو وہ اللہ نہیں ہو سکتا۔ فرمایا ''یہ سورج جو اللہ کی مخلوق ہے یہ جب سے بنا ہے اپنے نور سے دنیا کو منور کر رہا ہے روز اول سے نکل رہا ہے کیا اس طرح اس کے نور میں کوئی کمی ہوئی ہے۔ عرض کیا گیا نہیں۔ فرمایا جب اللہ کی ایک نورانی مخلوق کا یہ مقام ہے تو اللہ کے نور میں کمی بیشی کیسے ہو سکتی ہے۔

(مفہوم از حدیث جابر رضی اللہ عنہ)

عالم میثاق میں ایک نورانی جلسۂ کی روئداد

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

''وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ o

(پارہ ۳، آلِ عمران)

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اُس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اُس پر میرا بھاری ذمّہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔ (کنزالایمان)

فائدہ: اس آیت پر امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مستقل ایک تصنیف لکھی ہے اسکی تلخیص حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصائص کبریٰ میں فرمائی اور نہایت جامع طریقہ سے امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ نے ''تجلی الیقین'' میں بیان فرمایا ہے۔ فقیر نے ان بزرگوں کے فیض سے مفصّل طور پر ''آیۂ میثاق النبین'' میں عرض کیا ہے۔

آیت کا خلاصہ ملاحظہ ہو:

خلاصہ:

اس آیت میں حضرات انبیاء علیٰ نبینا وعلیھم السلام سے جس میثاق کا ذکر ہے یہ عہد خاتم المرسلین ﷺ کے لئے عالم ارواح ہی میں لیا گیا تھا۔ اس میثاق سے بھی حضور ﷺ کی روحانی ولادت کا پتہ چلتا ہے کہ سب سے اوّل آپ کا روحانی وجود ہی معرضِ وجود میں آیا اور پھر تمام انبیاء کے روحانی وجود سے یہ عہد لیا گیا کہ دنیا میں جانے کے بعد تم میں سے اگر کسی

کے زمانے میں پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئیں ان پر ایمان لانا اور ان کے ممد و معاون بننا سارے نبیوں اور رسولوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا کرنے کا عہد کیا اسی طرح حضور پر ایمان لاکر جملہ انبیاء ورسل آپ کے امتی بن گئے۔ ہر نبی اور ہر رسول نے دنیا میں آنے کے بعد یہی عہد اپنی اپنی امت سے لیا اور اسے تاکید کی کہ اگر وہ محمد رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پائے تو آپ ﷺ پر ایمان لائے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وعید بھی سنائی کہ جو اس معاہدہ سے پھر جائے گا تو وہ فاسق یعنی نافرمان اور گنہگار ہوگا۔

مضمون کی نزاکت:

اس نورانی مجلس کا بیان بے مثال خالق کائنات کا جسے کسی طریقہ سے مثال نہیں دی جاسکتی اور ظاہر ہے کہ میر مجلس حضور سرور عالم ﷺ کے سوا اور کون ہوسکتا ہے گویا اس نورانی مجلس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے بارے میں انبیاء علیہم السلام سے عہد و معاہدہ کے بعد انہیں نبوت و دیگر مراتب و کمالات سے نوازا۔

اسکے مزید لطائف ونکات فقیر کی تصنیف "تفسیر آیۃ میثاق النبین" میں موجود ہے۔

عالمِ انسانیت میں نزول اجلال

ہم حضور سرور عالم ﷺ کو عالم بشریت میں بشر مانتے ہیں لیکن نہ اپنے جیسا بلکہ ہم کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی حقیقت اصلیہ تو نور ہے یہ نور جس بشری وجود میں آیا اس نے اسے بھی نورانی بنا دیا جس کی لطافت کا یہ عالم ہے کہ آپ جسم و روح سمیت آسمانوں کی سیر کے لئے تشریف لے گئے یہ سیر معراج کے نام سے مشہور ہے۔ مادی جسم سے اس قسم کی پرواز ناممکن ہے۔

بہرحال آپ ﷺ عالم بشریت میں تشریف لائے آپکی آمد کا ذکر خیر ملاحظہ ہو۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پشت میں:

مروی ہے کہ جب وہ نور محمدی ﷺ پیشانی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں چمکا تمام عرب میں ان کے حسن و جمال کا شہرہ بلند ہوا۔ جوق در جوق یہود آتے اور دیکھ کر کہتے کہ یہ نور عبداللہ کا نہیں ہے۔ بلکہ محمد ابن عبداللہ خاتم الانبیاء کا نور ہے جو ان کی پشت سے پیدا ہوں گے۔ اب تو تمام یہود کے سینہ میں آتشِ حسد شعلہ زن ہوئی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کی فکر کرنا شروع کی۔ ایک دن حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شکار میں جانے کی خبر پا کر نوے شخص تلواریں زہر آلودہ ہاتھوں میں لے کر بارادہ قتل حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے اور ایک جگہ انہیں اکیلا پا کر گھیر لیا مگر چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کا خود حافظ ونگہبان تھا وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اور اسے اپنے نور کو کامل کرنا منظور تھا وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْن لہٰذا فوراً سوارانِ غیبی بھیج کر دم زدن میں اُن ناہنجاروں کو قتل کرایا اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کے نور کو ضائع ہونے سے بچایا۔ الغرض جب حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنِ بلوغ کو پہنچے تو بڑی زنانِ عرب صاحب ثروت و جاہِ رشکِ مہر و ماہ ان کا حسنِ دلربا و جمال جہاں آراء دیکھ کر عاشق و متوالی ہوئیں اور نکاح کی خواہش ظاہر کرنے لگیں یہاں تک کہ بہت سی ان پر فریفتہ ہو کر بسرِ راہ مثل زلیخا بیٹھ جاتیں اور ان کے نور و فور السرور کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا اور قلب کو مسرور کرتیں۔ اور برمزو کنایہ اپنی خواہش دلی ظاہر کرتیں انھیں اپنی جانب بلاتیں مگر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتائید غیبی و برکت نور محمدی انکی جانب ذرا بھی میل نہ فرماتے نگاہ اٹھا کر نہ دیکھتے جن کی بابت روایات کثیرہ کتب سیر میں مسطور ہیں منجملہ ان کے روایت ہے کہ ایک عورت کاہنہ فاطمہ بنت مرہ نہایت حسین وجمیل و نیک سیرت کتب سماویہ کی عالمہ

تھیں جب اسے حسن و جمال عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نظر پڑا اور انکی پیشانی میں نور آفتاب فلک رسالت تاباں و درخشاں دیکھا بہ اشتیاق تمام حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پاس بلا کر استدعاء مواصلت کی اور سو اونٹ دینے کا وعدہ کیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اس طرح لیلیٰ عدویہ نامی عورت حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طالبہٗ قربت ہوئی آپ نے انکار کیا جب آپکا نکاح حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا سے ہوا اور وہ نور کرامت ظہور ان سے منتقل ہو کر بی بی آمنہ کے شکم اطہر میں جاگزیں ہوا۔

قحط دور:

مواہب لدنیہ و دیگر کتب سیر میں ہے کہ قبل حمل میں آنے اُس نور پاک صاحب لولاک کے دہر میں قحط عظیم پڑا تھا زمین پر سبزہ کا نام نہ رہا تھا تمام درخت سوکھ گئے تھے حیوان و انسان میں جان کے لالے پڑ گئے تھے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو بطن مادر میں خلق فرمایا اور انکی برکت سے پانی برسایا قحط دفع فرمایا زمین سرسبز و شاداب ہوئی، سبزہ اگا، غلہ پیدا ہوا، اشجار پھولے پھلے، میووں سے لدے مردہ تنوں میں جان آئی، مشرق و مغرب کے تمام چرند و پرند اور قریش کے جملہ چوپاؤں نے خوشی منائی اور آپس میں ایک نے دوسرے کو اس رحمت عالم آفتاب عرب وعجم کے شکم مادر میں جلوہ فرما ہونے کی خوشخبری سنائی۔ داروغہ بہشت و مالک دوزخ کو فرمان الٰہی پہنچا کہ درع کی بہشت کشادہ اور ابواب دوزخ بند کرے اور آسمان و زمین میں ندا دے کہ آج وہ نور مخزون اور گوہر مکنون شکم مادر میں رونق افروز ہوا کوئی عورت اس سال لڑکی نہ جنے ہر ایک نے اس نور پاک کے صدقے میں لڑکے جنے۔

بطن آمنہ میں

مروی ہے کہ جب زمانہ تولد حضور پر نور شافع یوم النشور قریب آیا اور بشاراتِ غیبیہ پے در پے ہونے لگیں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہ تقاضائے بشریت خائف ہو کر قریش کی عورتوں سے حال ظاہر کیا ان ناقصات عقل نے آسیب وخلل تجویز کیا اور ایک طوق آہنی موافق اعتقاد جاہلی انھیں بنوا کر پہنایا۔ رات کو خواب میں نظر آیا کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں اے آمنہ تمہارے شکم میں سید الانبیاء سند الاصفیا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء تشریف فرما ہیں اور تم نے طوق آہنی گلے میں ڈالا ہے اور اس طوق کی طرف انگلی سے ارشارہ فرمایا جس سے وہ طوق کٹ کر گر گیا۔

آپ نے عرض کیا میں ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہوں۔ الغرض جب نو ماہ کامل مدت حمل کے پورے ہوئے اور وقت ظہور نور موفور السرور قریب آیا عرش سے فرش تک بساط فرحت و سرور بچھایا گیا عرش و کرسی کو لباس نور پہنایا گیا ملائکہ آسمان و حور و غلمان کو آراستہ پیراستہ ہونے کا حکم سنایا گیا درہائے جنان و آسمان مفتوح ہوئے ابواب دوزخ بند کئے گئے، ستارے مائل بزمین ہوئے گویا فلک اخضر نے اس شہنشاہ ذی جاہ پر اطباق زر و جواہر نچھاور کئے، چوپائے قریش کے خوشی خوشی بولنے لگے، مشرق و مغرب کے چرند و پرند خوشیاں منانے ترانہ فرحت انبساط گانے اور آپس میں ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے، تخت سلاطین و شیاطین اوندھے اور بت روئے زمیں کے سرنگوں ہوئے، بادشاہان روئے زمین ایک دن کامل لب نہ ہلا سکے چپکے عالم سکوت میں رہے۔ ابلیس پُرتلبیس کو ایک فرشتہ چالیس شبانہ روز دریاؤں میں غوطہ دیتا رہا جس کے صدمہ سے وہ روسیاہ ہوا، ایوان کسریٰ کانپ کر پھٹ گیا اور اس کے چودہ کنگرہ کا نقصان ہوا اور دریائے ساوہ خشک ہوا، آگ فارس کی جو ہزار سال سے روشن تھی بجھ گئی، نہر ساوہ جو ایک مدت سے خشک تھی جاری ہوئی۔ کعبہ معظمہ خوشی میں آ کر جھوما اور مقام ابراہیم میں سجدہ کیا

اور بزبانِ فصیح یہ کہا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر رب محمّدِنِ المُصطفیٰ اَلاَ نَ قَدْ طھرنی رَبی من انجاس اِلا صنام وار جاس المشرکین ۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے پروردگار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اب بے شک پاک کیا مجھکو میرے رب نے بتوں کی ناپاکی اور مشرکین کی پلیدی سے ۔ تین علم ایک مشرق اور دوسرا مغرب اور تیسرا بام کعبہ پر نصب کیا گیا، تمام عالم نور وسرور سے بھر گیا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی ہر شئے نور سے معمور ہوئی، درد ومصیبت ان سے دور ہوئی۔ ملائکہ آسمان وحوران جنان حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے واسطے آئیں اور حضرت مریم وآسیہ رضی اللہ عنہن بھی ان کے ہمراہ تشریف لائیں۔

ولادتِ مبارک کی برکات

مواہب لدنیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سے مروی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو آپکے ہمراہ ایسا نور پیدا ہوا کہ مشرق سے مغرب تک روشن ومنور ہو گیا اور میں نے اسکی روشنی میں بصرہ وشام کے مکانات دیکھے۔ جب آپ پیدا ہوئے پہلے بارگاہ الٰہی میں سجدہ فرمایا اور انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا لَا اِلٰـهَ اِ لاَّ اللّٰـهُ اِنِّی رَسُو لَ اللّٰـه پھر ہم گنہگارانِ امت کی یاد آئی اور ان کے واسطے اس طرح مغفرت فرمائی یَا رَبِّ ھَبْ لِی اُمَّتِیْ، اے رب میری گنہگار امت مجھے دے ڈال اے عزیز وایسے رحیم وشفیق نبی پر ہزار جان ودل سے قربان ونثار ہونا چاہیئے کہ بعد ولادت واداۓ کلمہ شہادت واظہار شانِ رسالت تمہاری ہی یاد آئی اور تمہاری رستگاری کی دعا فرمائی۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول فرمائی اور اس طرح جواب عطا فرما کر حضور کی دلجوئی فرمائی کہ وَھَبْتُکَ اُمَّتَکَ بِـاَعـلیٰ ھِمَّتِکَ ہم نے تمہاری امت اعلیٰ ہمت وبلند حوصلہ کے باعث تمہیں دے ڈالی ۔ پھر فرشتوں سے خطاب ہوا۔ اَشْھَدُ وْلِیا مَلٰئِکَتِیْ اَنَّ حَبِیْبِیْ لَا یَنْسیٰ اُمَّتَہُ عِنْدَ اَلْوَلَا دَتِ فَکَیْفَ یَنْسَا ھَا یَوْمِ الْقِیٰمۃِ۔ اے میرے فرشتوں گواہ ہو جاؤ۔ میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) جب ولادت کے وقت امت کو یاد فرما رہے ہیں تو قیامت میں انھیں کب بھول سکتے ہیں۔

اُویسی فقیر کی عرض

اُویسی قادری رضوی فقیر غفرلہ اپنے آقا کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہے کہ

ہر انسان اپنی بشریت کو ذہن میں رکھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت پر غور کرے مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک کیسا طیب وطاہر تھا۔ خود فرمایا، خرجت من اصلاب الطاھرین الیٰ اَرحام الطاھرات ۔ میں پاک صلبوں سے ہوتا ہوا پاک رحموں میں آیا ہوں۔ معتبر روایات سے ثابت ہے کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اصلاب وارحام سے منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا جو ہر دور میں پیشانیوں میں چمکتا رہا اور جب دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی ولادت ہوئی تو اس نور کا پیرہن ہی جسم اطہر بنا جس نے آپ کے طیب وطاہر وجود کو سراپا نور بنا دیا۔ یہی وہ نور تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت ظہور میں آیا تھا۔

حدیث شریف:

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''وَقَدْ خَرَجَ لَھَا نُوْرًا اَضَا ءَ لَھَا مِنْہُ قُصُوْرُ الشَّام'' اور تحقیق میری ولادت کے وقت میری والدہ کے لئے ایک نور ظاہر ہوا کہ جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے'' یعنی انہوں نے اپنی جگہ (مکہ) ہی سے شام کے محلات کو ملاحظہ فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

جسمانی ولادت کے متعلق یہ خیال کرنا کہ آپ اسی طرح پیدا ہوئے ہیں جس طرح ہر انسان پیدا ہوتا ہے درست نہیں بلکہ سوء ادبی ہے۔

قولِ مُجددِ الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت مجددِ الف ثانی علیہ رحمتہ فرماتے ہیں "بایدد انست کہ خلق محمدی دررنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلقے ہیچ فردے ازافراد عالم مناسبت ندارد کہ او ﷺ باوجود منشاء عنصری از نورِ حق و علی مخلوق گشتہ است کما قال علیہ الصلواۃ والسلام خُلِقتُ مِنْ نُورِ اللہ۔"

ترجمہ: "جاننا چاہئے کہ محمد ﷺ کی پیدائش تمام انسانی افراد کی پیدائش کے رنگ میں نہیں ہے بلکہ کسی مخلوق کے تمام عالم افراد سے کسی فرد کی پیدائش میں مناسبت نہیں رکھتے اس لئے کہ آپ ﷺ باوجود عنصری پیدائش کے اللہ جل وعلیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمایا کہ میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں۔"

استاد الفقہاء حضرت علامہ خیر الدین رملی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ "جس شخص نے حضور ﷺ کی فضیلت بیان کرنے کے دوران یہ کہا کہ حضور ﷺ مخرج بول سے نکلے ہیں تو اسے قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائیگی اور اگر آپ ﷺ کا ذکر صلحا کے ذکر میں کیا یا ارادہ کیا کہ آپ بشر ہیں پھر ایسی بات کہی تو اسے قتل تو نہیں کیا جائیگا مگر سخت مار پیٹ کی جائے گی اور اگر کسی کے جواب کے بغیر محض اپنے کلام میں کہا تو وہ قتل کیا جائیگا اور اسکی توبہ کو قبول نہیں کیا جائیگا"

اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے دیکھئے فقیر کا رسالہ "گستاخی کس چیز کا نام ہے" یہ رسالہ مطبوعہ ہے۔

احادیثِ مبارکہ:

(۱) حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ "تم میں میری مانند کوئی نہیں۔

(۲) فرمایا تم میں کون میری مانند ہے! میں رات کو اپنے رب کا مہمان ہوتا ہوں۔ وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

(۳) فرمایا تم میں کوئی میری طرح نہیں، اللہ تعالیٰ نے میرے لئے کھلانے پلانے والا مقرر کیا جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

(۴) فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ میری ملاقات کا ایک ایسا وقت مقرر ہے کہ اس میں کسی نبی یا رسول یا مقرب فرشتے کی رسائی نہیں۔

(۵) فرمایا کہ میں جسم کی ساخت میں بھی تم جیسا نہیں ہوں۔

فضلات طیبہ طاھرو دیگر خصوصیات

احادیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ کے بول و براز کا نشان زمین پر نظر نہیں آتا تھا زمین اسے جذب کر لیتی تھی۔ آپ ﷺ کے لعاب دہن سے کھارا پانی میٹھا ہو جاتا تھا، بیماریاں دور ہو جاتی تھیں، صحابہ کرام علیھم الرضوان وضو کے وقت آپ ﷺ کے گرد جمع ہو جاتے تھے، آپ ﷺ کے کنکھار اور لعاب کو ہاتھوں پر لے لیتے تھے اور جسم پر مل لیتے تھے جن سے مشک و عنبر جیسی خوشبو آتی تھی، آپ ﷺ جس طرح اپنے سامنے دیکھتے تھے اسی طرح اپنے پیچھے بھی دیکھتے تھے، جیسے قریب سے دیکھتے اسی طرح دور سے بھی دیکھتے تھے، تاریکی اور روشنی میں آپ ﷺ یکساں دیکھتے تھے، آپ ﷺ کی انگشت مبارک کے اشارے سے سورج پلٹا، چاند دو ٹکڑے ہوا، انگشت ہائے مبارک سے پانی کے چشمے بہے۔

ولادتِ مبارکہ کی خصوصیات

آپ کی جسمانی پیدائش کے بارے میں ارباب سیر نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ ناف بریدہ، ختنہ شدہ، سرگیں آنکھوں کے ساتھ پیدا ہوئے۔

اطباء کی تحقیق یہ ہے کہ جب تک بچہ ماں کے پیٹ میں رہتا ہے اپنی غذا ناف کے ذریعہ حاصل کرتا ہے۔ ماں جو کچھ کھاتی ہے اس کا کچھ حصہ ناف کے راستے بچہ کی غذا کا کام دیتا ہے اور اس غذا سے اس کی نشونما ہوتی ہے پیدا ہونے کے بعد یہ ناف کاٹ دی جاتی ہے۔ پھر بچہ منہ کے ذریعہ سے اپنی غذا حاصل کرتا ہے لیکن نبی پاک ﷺ کیلئے ایسا نہیں اطباء نے یہ بھی لکھا ہے کہ حمل کے دوران عورت کی ماہواری ختم ہو جاتی ہے اور یہ خون بھی بچہ کی غذا کا کام دیتا ہے۔ حضور ﷺ کے لئے ایسا تصور توبہ توبہ۔

ناف بریدہ

حضور ﷺ جب ناف بریدہ پیدا ہوئے تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شکم میں آپ ﷺ کی پرورش اور بچوں کی طرح نہیں ہوئی اور کوئی ایسی غذا ماں کے ذریعہ سے آپ ﷺ کو نہیں ملی جو بطن مادر میں بچوں کو ملا کرتی ہے۔ یہاں بھی آپ کے جسم کی نشونما ایسی روحانی غذا سے ہوئی جس میں کوئی بچہ آپ ﷺ کا شریک نہیں۔

لہٰذا یہ کہنا درست ہوگا کہ آپ ﷺ کی جسمانی ولادت بھی ایک معجزہ کی حیثیت رکھتی ہے جس کی مثال ناممکن ہی نہیں بلکہ محال ہے کیونکہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہنا ہے کہ میں ان تمام کیفیات سے دوچار نہیں ہوئی جن کا عام طور پر تمام عورتوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے اور نہ آپ کی جسمانی ولادت کے وقت میں نے کوئی آلائش دیکھی جیسے کہ بچوں کی ولادت کے وقت دیکھنے میں آتی ہے۔ مزید تفصیل و تحقیق فقیر کے رسائل ''فضلاتِ طیب وطاہر'' میں ''خوشبوئے رسول'' وغیرہ وغیرہ کا مطالعہ کیجئے۔

مدینے کا بھکاری

ابوالصالح **محمد فیض احمد اویسی رضوی** غفرلہ